امیرؔ مینائی

نعت

مقاصدِ تدریس

ا۔ طلبہ کو نعت کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے متعارف کرانا۔
۲۔ طلبہ کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی ذات و صفات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا۔
۳۔ طلبہ کے دلوں میں رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی عقیدت و محبت کے جذبات اُجاگر کرنا۔

صبا بے شک آتی مدینے سے تُو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بُو ہے

سُنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر
یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

جِسے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اُس کا
جو یک سو ہو دل تو وہی چار سُو ہے

تری راہ میں خاک ہوجاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکاں میں بھی تُو ، لامکاں میں بھی تُو ہے

جو بے داغ لالہ ، جو بے خار گُل ہے
وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے ، وہ تُو ہے

(محامدِ خاتم النبیینؐ)

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟

(ب) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے؟

(ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟

(د) شاعر اپنی حرمت و آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

(ہ) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

۲۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟

۳۔ اس نعت کے قافیے اپنی کاپی میں لکھیں۔

۴۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۵۔ لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مُراد ہے؟

۶۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
صبا	لامکاں
طوطی	نُور
تذکرہ	آرزو
جیوں	چار سُو
حسرت	آبرو
یک سو	مروں
حُرمت	گفتگو
ظہور	بُلبل
مکاں	بُو

۷۔ نیچے دیے گئے اشارات کی مدد سے نعت کا خلاصہ لکھیں۔

صبا کا مدینے سے آنا............طوطی و بلبل اور رسولِ پاک صَلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا تذکرہ............دررسول صَلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم پر مرنے جینے کی آرزو............ ہر طرف اُسی کا جلوہ............خاکِ مدینہ باعثِ حُرمت......مکاں و لامکاں میں اُسی کا نور و ظہور...... بے داغ لالہ اور بے خار گُل۔

۸۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

طوطی و بلبل، تذکرہ، گفتگو، حرمت، آبرو، ظہور، داغ لالہ، خار گل

سرگرمیاں:

۱۔ بچوں کے درمیان نعت خوانی کا مقابلہ کرایا جائے۔

۲۔ آپ اپنی پسندیدہ نعت، اپنی کاپی پر لکھیں اور استاد صاحب کو دکھائیں۔

۳۔ طلبہ سے امیؔر مینائی کی اس نعت کو درست آہنگ کے ساتھ جماعت کے کمرے میں پڑھوائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو بتائیں کہ نعت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں نبی کریم صَلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو۔

۲۔ اردو شاعری میں نعت کی روایت اور اہمیت کو مختصر طور پر بیان کریں۔

۳۔ ہر بچے سے درست تلفظ کے ساتھ نعت کی قرأت کرائی جائے۔

نظیؔر اکبر آبادی

(۱۷۳۵ء..........۱۸۳۰ء)

نظیؔر کا اصل نام ولی محمد ہے۔ آپ دِلّی میں پیدا ہوئے، مگر چوں کہ عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد میں گزارا، اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر زندہ بچے، اس لیے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر آگرہ پہنچے اور تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں، تاہم وہ عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اسی مزاج کی وجہ سے وہ درباروں سے دُور رہے۔ نواب سعادت علی خان نے انھیں لکھنؤ بلوایا، وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرت پور کے رئیس کی دعوت بھی ٹھکرا دی۔ متھرا میں کچھ عرصہ معلّم رہے مگر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگرہ آ گئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچّوں کے اتالیق ہو گئے۔ نظیؔر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری کے باعث انتقال کیا۔

نظیؔر اکبر آبادی نے میؔر و سوؔدا، ناسؔخ و آتشؔ اور انشاؔ و جرأتؔ کا زمانہ دیکھا، مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث سب سے الگ رہے۔ اُن کی شاعری عوامی ہے۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا، جن کا تعلق براہِ راست عوامُ النّاس، بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ ان کی نظموں میں مناظرِ فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں، جانوروں حتّٰی کہ پھلوں اور سبزیوں کا جا بجا ذکر دکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے اُردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا۔

انھوں نے طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظرِ فطرت، موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ نظیؔر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ اُن کی شاعری کا ضخیم کلیات اُردو ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

نظیرؔ اکبر آبادی

برسات کی بہاریں

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو نظمیہ شاعری میں منظر نگاری کے انداز اور اُسلوب سے آگاہ کرنا۔
۲۔ نظیرؔ اکبر آبادی کے اُسلوبِ بیان سے روشناس کرانا۔
۳۔ اُردو نظم کے ارتقا میں نظیرؔ اکبر آبادی کے کردار سے متعارف کرانا۔
۴۔ طلبہ کو مخمس کی ہیئت کا تعارف کرانا۔

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بُوندوں کی جھمجھاہٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دُھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں